جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ موسومہ بہ

محافظہ مرتضوی

المقلب بہ

دہمک طپانچہ

تصنیف منیف جناب مفتی احمد حسن صاحب رئیس قصبہ کچھرانو ضلع مرادآباد

مطبع شمس المطابع مرادآباد مین چھپا

شجرۂ مفتی احمد حسن مؤلف رسالہ

مفتی احمد حسن بن مفتی شہید الدین احمد بن مفتی محمد نظام الدین احمد اعظم پوری بن مفتی محمد مراد بن مفتی محمد سعید بن مفتی شرف الدین بن مفتی نظام الدین بن مفتی نصر اللہ بن قاضی فضل اللہ احمد بن قاضی رضی نظام بن قاضی جمال سکاک بن قاضی سید سعد اللہ کہ از برناوہ آمدہ طرح اقامت در اعظم پور افگندہ باعث آبادی او شدند بن سید معین الدین بن سید عبد الکریم بن سید عالم بن سید بابوشہ بن سید اسحاق زن باولا بن امام سید صدر الدین بن امام سید یوسف بن امام سید احمد بن امام سید محمد کہ در برناوہ آمدند از سبزوار بن امام سید ابوسعید بن امام سید ابوالخیر بن امام سید ابوالقاسم بن امام سید محمد بزرگ کہ از مصر آمدند در سبزوار بن امام سید یوسف بن امام سید ابو الفتح بن امام سید ہاشم بن امام سید عبد القادر پادشاہ روم بن امام سید عبد المقتدر بن امام ہمام سید عبد اللہ بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہ السلام بن امام محمد باقر علیہ السلام بن امام زین العابدین علیہ السلام بن امام ہمام سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا بن امام امیر المومنین علی علیہ السلام۔

قطعہ طبع زاد حضرت امام شافعی صاحب علیہ الرحمۃ

علی حبہ الجنہ
قسیم النار والجنہ
وصی مصطفیٰ حقا
امام الانس والجنہ

یَافَتَّاحُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّةِ الْمُکَرَّمِیْنَ

امابعد واضح ولائح ہو کہ اندنون ہر فرد بشر کا مذہب طبعی ہو رہا ہی کوئی کسیکا مقلد نظر نہین آتا ایک ایک مسلمان کو رافضی کہتا ہے دوسرا اوسکے جواب مین اوسے خارجی بتلاتا ہے خصوصًا شہر میرٹھ مین ایسا فساد عظیم اس تیرہ صدی کے مولویون نے ڈال رکھا ہی کہ معاذ اللہ ایک مولوی صاحب وعظ فرما کر منبر سے نیچے اوترے اور دوسری نے فی الفور قدم بڑہا کر اونکی تکفیر کا فتویٰ جاری کر دیا ذرا خدا اور رسول خدا سے نہین شرماتے قائل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اہل قبلتین کو کافر کہتے کچھ باک نہین لاتے دو دو چار چار ورق کے رسالے لکھے اور

صاحب کتاب بنگئے اور اپنی بزرگون کا قول جو در اصل باعث اس
اختلاف کا ہے بالکل بہول گئی کہ اونہون نے در جواب ارشاد نبوی جو در بارہ
قرطاس و قلم ہوا تہا **حسبنا کتاب اللہ** فرمایا تہا۔ اب کتاب اللہ
کو چہوڑ کر ایجاد بندہ پر کیون عملدر آمد کرتے ہین اور مسلمانون کو کیون
مغالطہ دیتی ہین۔ ہمنے ایک رسالہ مسمی باسم الرائحۃ العنبریہ من المجمرۃ الحیدریہ
وملقب بہ لقب تزک مرتضوی تالیف مولوی حسن رضا خان صاحب
حسن قادری برکاتی بو الحسینی بریلوی سے ایک اپنی عزیز کے پاس دیکہا
جو ہین اوسکے نام پر نظر پڑی بکمال شوق بوسہ دیا سر پر رکہا آنکہون سے
لگایا لیکن جب اوسکے مطالب پر غور کیا گیا تو بقولی برعکس نہند نام زنگی کافور
اوسے شان مرتضوی کا گہٹانیوالا پایا لہذا احقر خاکپائے زمن مفتی سید احمد حسن
ولد مفتی محمد شہاب الدین حنفی المذہب بجہرایونی مرادآبادی نے اپنے
بہائی مسلمانون کو اوسکے دہوکے سے بچنے کی غرض سے یہ رسالہ عجالہ موسومہ
بہ محامد مرتضوی وملقب بہ لقب دہمک طپانچہ آیات قرآنی اور احادیث
محبوب سبحانی سے استنباط کرکے لکہا و ہو ہذا۔

مولوی حسن رضا خان صاحب ذرا تعصب کو دور کیجے خلط کی نہ لیجے
انصاف فرمائے میرا یہ شیوہ نہ تہا الا اپنی جد امجد کی کسر شان سے سخت
مغلوب الغضب ہوکر آپ کو جواب دیتا ہون خفا نہونا آپ مولوی ہین نائب

رسول کہلاتے ہین عالم ہین فاضل ہین مین ایک ادنی امت محمدی سی خدا کا
بندہ جرائم آگندہ عاصی روسیاہ سراپا گناہ ننگ خاندان ہون ۔ ع
پدر را آید از فرزند ہم ننگ ٭ دل مادر زبد پیوند ہم تنگ ٭ اول تو انشاء اللہ
تہذیب ہاتہہ سے ندونگا اور اگر بالفرض والتقدیر جوش محبت مین کوئی کلمہ
خلاف ادب بہی قلم سے نکلجاے تو آپ بفحواے خوردان خطا و از بزرگان
عطا معاف فرمائے آپ اپنی کتاب الرائحۃ العنبریہ کے صفحہ دس کی سطر
بارہ مین اہل تفضیل حضرات اہل تشیعہ کو مخاطب کر کے یون فرماتے ہین کہ
آپ کے پاس بہی کوئی حجت ہے یا محض ایجاد بندہ پر قناعت ہے زیادہ نہین
دو ہی ایک آیت قطعی الدلالت یا احادیث صحیح المتن والسند سی شیخین کا
ولایت ذاتیہ مین جناب امیر علیہ السلام سے کم ہونا ثابت کردیجے یا سلف
و خلف اکابر امت کا سواد اعظم آپ کی طرف ہو تو انہین کے اقوال پیش
کیجئے الی آخرہ ۔ سو مولانا ذرا مخاطب ہو کر بگوش جان سنیئے اور اپنے اس
عقیدۂ باطل سے تائب ہو جیئے ۔

ہان ساقیا شراب طہور اپلا مجہی	مرتا ہون ای مسیح دو عالم جلا مجہے
لینا ہے بادشاہ رسل سی صلا مجہی	جلوہ دکہا رہی ہی علی کی ولا مجہے
مضمون ہین نشۂ می عرفان کا رنگ ہو	وہ چہچہہ کرون مین کہ بلبل بہی دنگ ہو

روایت ہی کہ دسوین برس ہجرت کے حضور پرنور محمد مصطفے احمد مجتبی نے

ایک حج کہ جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین ادا فرمایا اور وقت مراجعت غدیر خم کی
مقام ذی الحجہ کی اٹھارہوین تاریخ آیۂ کریمہ یاایھا الرسول بلغ
ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی تو
اوسوقت حضرت رسالتمآب باوجودیکہ مقام غدیر خم فرودگاہ مسافرین
نہ تہا اوسی جگہ فروکش ہوئے اور پالان اشترون سے منبر بنواکر آپ اوسپر
چڑہے تاکہ سب کو دکہائی دین اور بعد نماز ظہر خطبہ مطول پڑہا اور بعد ازان
ارشاد فرمایا کہ ایھا الناس الست اولی بالمومنین
من انفسھم سب نے عرض کیا کہ بلے یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہین
کہ آپ اولی اور بہتر ہین ساتھہ مسلمانون کے اونکی ذاتون سے پہر فرمایا
من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من
والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ
وانصر من نصرہ وادر الحق معہ حیث
کان۔ فقال عمر ابن الخطاب بخ بخ لک یا ابا الحسن
اصبحت مولائی ومولی کل مومن ومومنۃ
مولانا شرم نہ کیجے معاملات دین مین آپ کے عقائد کی موافق تو مجتہد
خطا کرنے پر بہی اجر نیک پانیکا مستحق ہوتا ہی لو سچ تو کہو کیا یہ آیت قطعی الدلالۃ

اور یہ حدیث صحیح المتن اور یہ قول اونہین خلفا مین سے ایک خلیفہ صاحب کا کہ جنسے آپ ولایت ذاتیہ مین علی ولی اللہ کو کم بتلاتے ہین دلیل روشن اوپر فرض ہونے اطاعت امیر المومنین علی علیہ السلام کی گردن جملہ اصحاب وسائر اہل اسلام پر ہی یا نہین اگر اسپر بہی آپ قائل نہون تو اور لیجئے گہبرائی نہین سنتے جائی ایک ربع کلام مجید توصیف جناب امیر مین نازل ہوا ہے آپ ایک ہی آیت کو لکہکر ایسے بہرے کہ حق وباطل مین تمیز نرکہی کیا سب جہان کو دوستان علیؑ اور محبان آل نبی سے خالی پالیا تہا جو باین شدومد نقارۂ ناصبیت پر ڈنکا مارا۔

روا زبرای سر دین خویش تاج ساز		زخا کپای جوانمرد وال من والاہ
زعدل عداوت او دور دار تا نہ نخوری		زتیغ لفظ نبی زخم عاد امن عاداہ
آنکس کہ بمصطفے نخستین یار است		آنکس کہ دلش خزینۂ اسرار است
آنکس کہ بجمع مومنان سردار است		سلطان دو کون حیدر کرار است
یکتائی وپاکی بہ خدا می زیبد	ولہ	سلطانی عالم بقا می زیبد
محبوبی او بہ مصطفا می زیبد		شاہی جہان بہ مرتضا می زیبد

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

کیون مولانا کیا عبد اللہ ابن عباس جنہین آپ سرتاج مفسرین لکہتے ہین بحکم حدیث نبوی صادقین سے کنایہ ذات امیر المومنین اور اصحاب عالیجناب

اونکے سے نہین لکہا نے نے۔

والله که بی ریا علیؓ ولی است		سرحلقۂ اولیا علی ولی است
شاہنشہ اصفیا علیؓ ولی است		محبوب و محب عین ذات احمدؐ

محدث حنبلی مسند مین اور شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ اپنے مناقب مین ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ جب آیہ کریمہ انما انت **منذر ولکل قوم ھاد** نازل ہوئی تو آنسرور علیہ السلام نے اپنا دست مبارک سینہ پر رکہکر فرمایا کہ مین منذر و بیم دہندہ اور اپنے ہاتہہ علی مرتضی کے دوش مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یا علی تو ہادی اور راہنمای خلق ہی بعد میرے اور نہ ہدایت پاویگا کوئی ایک غیر تیری سے۔ مولانا آپ تو ولایت دانیہ ہی پر فخر کرتے تہے اس روایت سے تو بدہنی مین کی بہی کہوڑی ہوئی نظر آتی ہو اور یہ تو سچ مچ وہی مثل ہوگئی کہ گئی تہی پوت کی گہاٹی کو نکل گئی خصم سمایخ فافہم وتدبر۔

که دوستی زره صدق با علی دارم		اگر تمام جہان دشمنست نیست غمی
ولی چه غم که شفیعی چو مصطفی دارم		اگرچہ مومی) بمو عاصی وگنہگارم
که رہنما بره حق چو مرتضی دارم		مرا بخضر و بکس نیست حاجت ای شفیع

روایت ہی کہ امیر المومنین علی علیہ السلام وعباس رضی وطلحہ رضی ایک روز باہم ایک دوسری پر اظہار تفاخر کرتے تہے عباس رضی نے کہا کہ مین تم دونون سے بہتر ہون کسواسطے کہ حاجیون کو پانی دینا میری ذات سے متعلق ہے

طلحہ نے کہا کہ نہیں میں تم دونوں سے فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ میں معمر
خانہ کعبہ ہوں اور کنجیاں بیت اللہ کی میری تفویض میں رہتی ہیں جناب
امیر نے یہ سنکر فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو بدرستیکہ میں نے
تم سب مسلمانوں سے پہلے جناب رسول علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کی ہی
اور میں صاحب جہاد ہوں واقدی فرماتے ہیں کہ اوسوقت حضرت حق سبحانہ
تعالی نے صداقت قول جناب امیر کے لئے آیہ کریمہ **اجعلتم
سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن
باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ
لا یستوون عند اللہ** نازل فرمائی یعنی کیا برابر کرتے ہو تم
حاجیوں کو پانی دینا اور تعمیر کرنا مسجد الحرام کا مثل کام اوس کسی کے
جو ایمان لایا خدا اور روز جزا پر اور جہاد کیا جسنے راہ خدا پر اور یہ صفات
خدا کے نزدیک نہیں برابر ہوسکتیں ساتھ اوسکے اور بعد ازاں واسطے
زیادتی بیان کے نص صریح وصحیح میں خدا نے فرمایا کہ **الذین آمنوا
وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم
وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک
ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ و
رضوان وجنات لھم فیھا ابدا ان اللہ عندہ**

اجر عظیم ۵ یعنی وی لوگ کہ ایمان لائے ہین اور مہاجرت وجہاد کیا ہے جنہون نے راہ خدا مین ساتھہ مالون اور نفسون اپنون کے رتبہ اونکا بڑا ہی دوسرون سے خدا کے نزدیک اور وہ فائز اور رستگار ہین اور مژدہ اور بشارت دیتا ہے پروردگار اونکو ساتھہ رحمت کے درگاہ اپنی سے ساتھہ رضوان اور خوشنودی جنات ولذات سے کہ اونکو بہشت مین ہونگی اور ہمیشہ وہ بہشت مین رہین گے واقدی بعد بیان ایراد آیات مذکورہ کہتا ہی کہ سبحان اللہ خداوند کریم نے مرتضی علیؓ کو اونکی دعوی مین سچا کیا اور اونکی ایمان اور مہاجرت کی گواہی دی اور خاص اونکی تعریف فرمائی اور مرتبہ اونکا ایسا بلند فرمایا اور یہانتک پہونچایا کہ بعد نبیؐ غیر علی مرتضیٰ کوئی اور شریک نہین پہونچ سکتا۔ کہان ہین شان مرتضوی کے گھٹانیوالے ذرا خواب غفلت سی بیدار ہون آنکھین کہولین ہوشیار ہون اور جناب مرتضوی کے علو مرتبت کو ملاحظہ کرین اور اعتقاد اپنا نسبت اوس ولی خدا کی درست کرین کیونکہ محبت علیؓ کو تکمیل ایمان مین دخل تمام ہے۔

سرمایۂ زندگانیم حب علیؓ است حاجی سوئی کعبہ رفت من سوئی نجف پروانۂ انوار جمال علیؓ ام از جملہ جہانیان بریدہ کشفی	ولہ	پیرایۂ شادمانیم حب علیؓ است چون کعبہ جاودانیم حب علیؓ است دیوانۂ اسرار کمال علیؓ ام واللہ کہ طالب وصال علیؓ ام

اور کیون مولانا حسن رضا خان صاحب کیا آیات کریمہ انما یرید اللہ
لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم
تطھیرا۔ اور فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک
من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم
ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل
فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۰ تفضیل آل عبا پر
دلیل قوی نہین ہی اور کیا صواعق محرقہ اور کشاف زمخشری مین یہ عبارت
نہین لکھی کہ نہین ہی کوئی دلیل اس سے زیادہ قوی افضلیت آل عبا پر
اور مراد آل عبا سی جناب مرتضیٰ علی اور فاطمہ الزہرا اور حضرات حسنین
علیہم السلام ہین یا آپ کسی تاویل علیل سے علی مرتضیٰ کو نفس پیغمبر ہی
نہین جانتی۔ ہی ہی آپ عالم ہو کر ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالین اور اپنی
مسلمان بہائیون کے لئے بجای ہدایت چراغ ضلالت کو روشن فرمائین
ذرا تو شرم کی ہوتی کچھہ تو خدا سی ڈری ہوتے آخر ایکدن اوسی منہ دکھانا ہی خیر۔
الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ اب بہی
اس اعتقاد سی باز آؤ توبہ کرو صراط المستقیم کو ہاتہہ سے ندو دیکھو مناقب
ابن مردویہ مین ابن ہارون عبدی سے منقول ہی کہ کہا اوسنی کہ مین ہم رای
اہل خوارج تہا اوس روز تک کہ سنا مینی ابو سعید خدری سی کہ کہتا تھا

ہیہات ہیہات مردمان اسلام جبہ فرائض پر مامور ہوئے تھے ایک فرض جہالت سے
ترک کر کے چاہ ضلالت میں گرے کسی نے پوچھا کہ ای ابوسعید وہ پانچ فرض
کونسے ہین فرمایا کہ اول کلمہ طیب دوم صلوٰۃ سوم زکوٰۃ چہارم صوم ماہ رمضان
پنجم حج بیت اللہ پوچھا وہ ایک فرض کونسا ہی جسے ترک کر دیا فرمایا کہ وہ
ولایت علی ابن ابیطالب ہی۔ کہا کیا دوستی جناب امیر کی ایسی فرض ہے
فرمایا بلے اونسنے کہا پس اس صورت مین جملہ مردمان تارک ولایت علی مرتضیٰ
عاصی ہوی کیونکہ حق ولایت علی مرتضیٰ بجا نہ لای ابوسعید خدری نے کہا کہ پہر
میرا کیا گناہ۔ اور کیون مولانا **وقفوھم انھم مسئولون**
کیا کلام خداوند علام نہین ہی اور کیا مناقب ابن مردویہ مین ابن عباس سے
اور مسند احمد حنبل مین ابوسعید خدری سے معنی اس آیت کے اسطرح پر
منقول نہین ہوی ہین کہ قیامت مین خدا حکم فرمائیگا کہ جمیع مخلوق کو استادہ
کرو **ویسئلون عن الاقرار لولایت علی ابن ابیطالب**
اور بعض کتب حدیث مین یہ بہی لکہا ہی کہ تمامی انبیا علیہم السلام نے شب
معراج مین جناب صاحب قاب قوسین اور سید الثقلین سے عرض کیا کہ
ہم سب نبی مبعوث ہوی ہین اوپر شہادت **لا الہ الا اللہ** اور
اقرار نبوت جناب والا اور ولایت علی اعلیٰ پر۔ اور مناقب ابن مردویہ
مین زید بن شرحبیل انصاری سے مروی ہی کہ سنا مینے جناب امیر علیہ السلام سے کہ

فرماتی تہے کہ فرمایا رسول خدا نے مجہسے درحالیکہ مین آنحضرت کو اپنی سینہ سے
تکیہ لگائی ہوئے تہا کہ یا اخی کیا نہین سنا تمنے قول خدا کہ فرمایا ہی اوسنی۔
ان الذین امنوا وعملو الصالحات اولئک ھم
خیر البریہ۔ یعنی بدرستیکہ وہ لوگ ایمان لائے اور اعمال نیک
کئے اونہون نے وہ گروہ بہترین مخلوق ہی اور ای علیؑ وہ تیرا گروہ ہی اور تیری محبونکا
اور وعدہ گاہ ہمارا تمہارا حوض کوثر ہے۔ اور خطیب خوارزمی بروایت دیگر جابرؓ
بن عبد اللہ انصاری سی نقل کرتا ہی کہ ایک روز ایک جماعت اصحاب کبار کی
حضرتؐ کے حضور بیٹھی ہوئی تہی کہ جناب ولایت مآب نمودار ہوی جناب رسولؐ خدا نے
حضور کو دیکہکر اور دیگر اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بہائی میرا تمہاری طرف
آتا ہی اور بعد ازان دیوار کعبہ پر ہاتہہ مار کر فرمایا کہ مجہے قسم ہے اوس شخص کی کہ
جان میری اوسکی قبضۂ قدرت مین ہی کہ علی اور محبان علی رستگار ہین دن قیامت
کے اور علی پہلا مرد ہی تم مین سی کہ ایمان لایا اوپر خدا کے اور تم سی بڑہا ہوا ہی وفا کرنیمین
اوپر عہد و پیمان خدا و ند متعال کے اور بہتر ہی تم سب سی قیام کرنے فرمان خدا مین
اور تم سب سی عادل زیادہ ہی حق رعیت مین اور تم سب سی نیک زیادہ ہی خدا کے
نزدیک از روی افزونی مراتب کی جابر کہتا ہی کہ بعد العد نزول آیۂ مذکورہ جسوقت
علی مرتضیٰ کو آتے دیکہتے جملہ اصحاب رسولؐ بیساختہ زبان پر لاتے کہ جاء
خیر البریہ یعنی آیا بہترین مخلوقات۔ مولانا فرمائی کہ قرب الی اللہ

اور کرامت جاہ اور علوء پایگاہ مین رتبہ ہماری مولا کا زائد ہی یا آپکی شیخین کا
صاحبو منصف مزاجو ذرا غور کرنا کہ قرب الہی اور کمال معرفت مین علو تناہی
حسب فرمودۂ باری عز اسمہ ہماری مولی اسد اللہ الغالب کو ہی یا کسی اور شخص کو
بہلا اب کیونکر ہم اونکو سب جہان سی بہتر اور برتر نجانین حکم خدا کو کیونکر نہ مانین

برتر ہے علی کا ہر بشر سے پایا
اوس خیر بشر کو پاک شر سے پایا

کعبہ مین تولد اور مسجد مین وفات
جو کچھہ پایا خدا کے گھر سے پایا

ولہ

تا چند خراب ہمچو خاشاک و خسی
و ز فرط ہوس بہر طرف چون مگسی

گر قرب خدائی خواہی ای سالک راہ
رو دوستئ علی گزین تا برسی

ولہ

گر پرسدت کسی کہ علی را نظیر ہست
با او بگو کہ آب بوی گلاب نیست

مناقب ابن مردویہ مین جابر انصاری سے مروی ہی کہ ایک روز جناب
رسالتمآب کے حضور چند اصحاب بیٹھی ہوی ذکر جنت کر رہی تہے حضرت رسول مقبول
نے فرمایا کہ اول اہل جنت از روی دخول علی ابن ابیطالب ہی ابو دجانہ انصاری
نے یہ سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے ہمین خبر دی ہی کہ تا وقتیکہ مین جنت مین
قدم نرکہون گا جنت تمامی انبیا پر حرام ہی اور جب تک میری امت بہشت مین
داخل ہو لیگی تب تک تمامی امم پر جنت حرام ہی فرمایا بلی لیکن کیا تم نہین
جانتی کہ جناب احدیت مین ایک لواہی نور کا اور عمود ہی یاقوت کا اوس پر
لکہا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و آل محمد

خیر البریہ اور صاحب لواء اور امام القیامہ علی ابن ابیطالب ہے
جابر کہتا ہے کہ جب نبیٔ خدا نے ولیٔ خدا کو اس منقبت سے شاد فرمایا تو مرتضی علی
نے اپنی زبان گوہر فشان سے عرض کیا کہ تعریف اوس خدا کی کہ جسنے آپکی
طفیل سے مجھے تمامی مخلوق سے مکرم اور مشرف کیا اوسوقت جناب رسول
علیہ السلام نے فرمایا کہ بشارت ہو تجکو اے بھای میری کہ جو بندۂ خدا آپ کو
تیرا محب بنائیگا اور تیری محبت رکھیگا خداوند تعالی اوسی دن قیامت کے
ہماری ساتھ مبعوث کریگا اور بعد ازان یہ آیت پڑہی کہ **فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر** - ہان کہان ہین مولوی حسن صاحب انصاف حسیا
اب تحقیق طلب دل اور انصاف پسند آنکھیں تلاش فرمائین اور اپنی تابعین کو
اور آپکو خواب غفلت سے جگائین اور اس ارشاد ہدایت بنیاد حضرت اسد اللہی
کو بنظر ایمانی غور کرین اور کرائین کہ یہان جو حضرت مولی اپنی ذات کو سب پر
فضیلت دے رہے ہین یہ امورات ظاہری بالائی باتون مین کلام فرماتے ہین
یا خلوص ایمان و قوت و شدت خوف الہی مین مولانا اہتو صاف دل سے
کہدو کہ علی مرتضی شیر خدا کی خوبیان سب سے زیادہ اور اونکا درجہ سب سے اونچا
اور مرتبہ سب سے بزرگ اور بارگاہ رسالت واحدیت مین عزت سب سے
افزون ہے اور اگر اسپر بھی اقرار آپکو نہو اور بات کی پیچ ہی کرو تو اب ان
سب سے صاف اور صریح دلیل ہماری سنو کیا آپنے نہین سنا یا کسی تفسیر مین

جناب کی نظر سے نہین گذرا کہ جب سورۂ برات کی دس آیتین اول کی
نازل ہوئین اور حکم خداوندی پہونچا کہ اے محمدؐ آگاہ کر تمامی مردمان
مکہ کو حج اکبر کے دن کہ خدا اور رسولؐ خدا بیزار ہے مشرکون سے
تو حضرت رسولؐ مقبول نے وہ آیات ابوبکر بن قحافہ کو دیکر جانب مکہ
واسطے سنانے آیات کے روانہ فرمایا بعد تین روز کی روانگی ابوبکر رضی اللہ عنہ
جبرئیلؑ بتعجیل عجیل بحکم رب الجلیل فرمان لائے کہ لا یودی عنک
الا انت او رجل منک یعنی ای محمد پیام الہی یا تو خود بنفس نفیس
ادا کر یا کسی ایسے شخص کو بھیجکر ادا کرو کہ جو مثل تیری ہو ورنہ پیام اور کسی سے
ہرگز ادا نہو گا تب حضرت نے اپنے اشتر تیز رفتار پر جناب شیر خدا کو سوار
کرا کے بہت عجلت کے ساتھہ تاکیداً روانہ فرمایا اور کہا کہ تم راہ مین
ابوبکر کو جا لو اور اوس سے آیات لیکر اور مکہ کو جا کر مشرکین کو اپنی
زبان سے سنانا۔ مولانا اب بھی تفضیل علیؓ پر ایمان لائے یا ابھی مورد
ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم ہی بنے بیٹھے ہو۔
پیغمبر کی احادیث درکار ہون تو آنجناب فرماتے ہین کہ کنت انا
و علی نورا بین یدی اللہ مطیعا یسبح اللہ ذالک
النور و لقد سہ قبل ان یخلق ادم اربعۃ عشر
الف عام فلما خلقہ اللہ رکب ذالک النور فی صلبہ

فلم یزل ینقلبه من صلب الی صلب حتی اقره فی صلب عبد المطلب فقسمه قسمین فاقر قسمی فی صلب عبد الله وقسم علی فی صلب ابیطالب فعلی منی وانا منه کتاب اربعین ابو المکارم ونزل السائرین شرف الدین ومناقب خطیب خوارزمی ومودات میر شیر علی ہمدانی ومسند احمد حنبل مین سلمان فارسی سے منقول ہے کہ فرمایا رسولؐ خدا نے کہ چودہ ہزار سال قبل از تولد آدم علیہ السلام میرا اور علیؑ کا ایک نور تہا اور درگاہ خداوند عزوجل مین تسبیح وتہلیل وطاعت کیا کرتے تہے جب آدمؑ پیدا ہوے اوس نور نے صلب آدم مین قرار پکڑا اور اسیطور صلب بہ صلب منتقل ہوتا ہوا صلب عبد المطلب تک پہونچا بعد ازان اوس نور کے دو جزو ہوے ایک نے جو قسم میری تہا صلب عبد اللہ مین قرار پکڑا اور دوسرے نے جو قسم علیؑ تہا صلب ابوطالبؑ مین قرار پکڑا پس علیؑ مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور صحاح ستہ اور صواعق محرقہ ابن حجر ومصابیح ومسند احمد حنبل و مشکوٰۃ مین بروایت حبشی بن جنادہ مسطور ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے انا علیا منی وانا من علی وهو ولی کل مومن ومومنة بعدی لا یؤدی دینی الا علی یعنی بتحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ حاکم اور والی ہے

ہر مومن اور مومنہ کا اور بعد میرے کوئی شخص ادا نکریگا اور نہ پہونچاویگا
میری سے کوئی چیز مگر علی۔ مولانا اب بہی آنکہین کہلین یا نہین اگرچہ چیپک
پلکون مین باقی ہو تو اوسے اس حدیث سے کہ جسکی راوی آپکی خلیفۂ دوم ہین
دور کیجئے اور نزل السائرین اور صفوۃ الذلال مین بروایت ابن عباس رض
منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علی رض سے کہ اے علی تو ہے اول مسلمانونکا
از روے اسلام کے اور تو ہی اول مومنون کا از روے ایمان کے اور تو ہی
مجہسے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے روایت ہے کہ جب شب زفاف حضرت
خاتون جنت مین جناب رسالتمآب نے بعد کرنے چند وصایا اور دعا کے
خاتون رض کے حجرہ سے اوٹہنا چاہا تو خاتون رض قیامت خلاصۂ دودمان رسالت
اشک ریزان ہوئین اور رونے لگین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بیٹی کونسی
چیز نے تجہے رلایا بتحقیق مینے تجہے ایسی شخص کو دیا ہے اور ایسی شخص سے
تیرا نکاح کیا ہی کہ اسلام اوسکا سب سی پہلے اور علم و حلم اوسکا سب سے
زیادہ اور عرفان اوسکا ساتہہ خدای عزوجل کے سب سکی بہت اور
خلق اوسکا سب سی بہتر ہے۔ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے
فاطمہ رض کو روتا دیکہکر بطریق تلطف فرمایا کہ اے جان پدر مین نے تیرے
حق مین قصور نہین کیا اور ایسے شخص کو تیرا خاوند کیا ہے کہ وہ بہترین
میرے اہلبیت سی ہے والذی نفسی بیدہ لقد زوجتک

سبید ا فی الدنیا و انہ فی الاٰخرۃ لمن الصالحین ط
اور بروایتی ان الفاظ سے تکلم فرمایا بعلک الا انفاس علیہ احد
من الناس ولنعلم ما قبلہ یعنی شوہر کیا مینے تیرا ایسے
شخص کو کہ نہین فضیلت رکہتا او سپر کوئی ایک متنفس بہی متقدمین او رمتاخرین سے
کہان ہین میری مولا پر شیخین کی فضیلت دینی والے کدہر ہین میری آقا کو ولایت
ذاتیہ اور معرفت ربانیہ مین شیخین سے کم بتانیوالی آنکہین کہولین انصاف سی
دیکہین میری مولا کی مرتبہ عالی کو اور اپنی عقائد ناقصہ سی باز رہکر طلب مغفرت کرین
ورنہ بفحوای حدیث رسول مقبول علی باب حطۃ من دخل
منہ کان مومنا و من خرج منہ کان کافرا -
خدا جانے کس عذاب الیم مین گرفتار ہونگی اور مرتبہ قرب امیر المومنین علی علیہ السلام
جو درگاہ الہی جلت عظمتہ مین ہی اس حدیث سی بخوبی ثابت ہی روضۃ الاحباب مین
جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت ہی کہ وقت محاصرہ طائف رسول مقبول نے
جناب امیر سی بہت دیر تک سرگوشی فرمائی لوگون نے کہا کہ عجب راز دور و دراز محمد نے
اپنے چچیری بہائی سی کہا آپنی یہ سنکر فرمایا کہ ما انتجتہ و لکن اللہ انتجیہ
یعنی مینی خود اوس سی راز نہین کہا بلکہ مجہے اللہ نے اوس سی کہنے کو مامور کیا تہا اور محرم مینا
راز عین دلیل تقرب ہی -

محرم او بودہ کعبۂ جان را		محرم او بودہ سر یزدان را

کاتب نقش نامۂ تنزیل
ابن عم نبیؐ و ہم داماد

خازن گنج خانۂ تاویل
جان پیغمبرؐ از جمالش شاد

سلف و خلف اکابر امت کی اقوال کی اگر خواہش ہی تو او نہین ہی ملاحظہ فرمائیے مولانا روم علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی مین تحریر فرماتے ہین کہ۔

او خیواند اخست. بر روی علیؓ
افتخار ہر نبی و ہر ولی

کیون مولانا جب ذات علی افتخار ہر نبی اور ہر ولی قرار پای تو آپکی شیخین پر فضیلت ہونیکی کیا وجہ کیا آپکی نزدیک شیخین ولایت عامہ سی بھی کہ جنمین ادنیٰ درجہ کا اہل ایمان بہی بحکم باری شامل ہی کچہ حصہ نہین رکہتی ہان شیخ صنعا کی ابا و اجداد ہی تو ہین وہ کیون اس حکم مین شامل ہونی لگی تہی۔ احمد جام اپنی ایک غزل مین تو بہت ہی کچہ لکہتی ہین مگر مین صرف و شعر اوس ہی لکہتا ہون تا کہ آپکی سمع خراشی بہی نہو اور مطلب بہی ہاتہہ سی نجاوی مجہی آپکی نازک مزاجی کا بہی بہت خیال ہی سنو وہ فرماتے ہین۔

چو فردا بپرسد خدائی کریم
کہ مولیٰ کہ بود کرا بندہ بودی

عجب کہ بردی ببستر زندگی را
بگویم علی باز گویم علی را

اور امام شافعیؓ صاحب کا بہی سواد اعظم بندہ ہی کی طرف ہی وہ بہی بظاہر آپسی برگشتہ معلوم ہوتی ہین باطن کا حال خدا جانی چنانچہ ایک قطعہ مشہور اونہی بہی تبرکاً لکہتا ہون

علی حبہ الجنہ
وصی مصطفیٰ حقا

قسیم النار و الجنہ
امام الانس و الجنہ

اور آپکی ہموطن قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مولانا و مرشدنا میان نیاز احمد صاحب
قدس سرہ العزیز بریلوی یون تحریر فرماتے ہین۔

پیغمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائیش		کہ تا مولائیش را باشد اندر خلق برہانی

مولوی حسن رضا خانصاحب اب بہی آپ قائل ہوی یا نہین کہ ولایت اور معرفت اور قرب
الی اللہ وغیرہ جملہ مراتب مین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ہی سب سے بڑہ چڑہکر ہین
اگر اب بہی کچہ شک ہو اور اوسی عقیدہ پر اپنی جمی ہوی ہو تو ایک حدیث قطعی الدلالت
اور سنئی اور بعد ازان تم جانو اور تمہارا ایمان۔

سمجہانے سے تہا ہمین سروکار		اب مان نہ مان تو ہے مختار

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر بعدی
من ابی فقد کفر یعنی علی مرتضی سب زمان دنیا سے بعد میری بہتر ہی اور
جو اس سے انکار کری وہ کافر ہے۔ حضرات یہ تو جواب ترکی بہ ترکی لکہا گیا الا اعتقاد
پکّے اہل سنت والجماعت کا یہ ہی کہ خلفاء الراشدین کو فضیلت علی الترتیب خلافت
دینی چاہئی اور جسطرح کہ حضرت رسالت خاتم النبوۃ مین اسیطرح جناب امیر بہی خاتم الخلفا
اور خاتم الاوصیا ہین اب رہی تفضیل علی بر شیخین اوسی یون سمجہنا چاہئے کہ جیسے
خداوند عالم نے انبیاء سلف کو پیدا کرکے ہر ایک کو ایک ایک کمال جداگانہ دیکر خلعت
نبوت معزز فرمایا اور بعدہ حضرت محمد مصطفی کو ظاہر فرماکر اور نبوت اور رسالت کی جملہ مراتب
فراہم کرکے آپکی ذات معدن صفات مین تفویض فرمای چنانچہ خلافت آدم شجاعت نوح

معرفت شیثؑ خلت ابراہیمؑ لسان اسمٰعیلؑ رضای اسحٰقؑ فصاحت صالحؑ بشارت یعقوبؑ
حسن یوسفؑ کلام موسیٰؑ تحمل ہارونؑ صبر ایوبؑ صوت داؤدؑ عبادت یونسؑ عصمت
یحیٰؑ حکمت لقمان وقار الیاسؑ کرم عیسیٰؑ عطا کیا اور ماسوی اسکے اور بہی بہت سی
کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی جو مخصوص بالذات والاصفات
روز ازل سی رکہی تہے اور کسی نبی مرسل کو عطا ہوی تہے سو وہ بہی خالق یکتا نے
آپ کی ذات والا مین تفویض فرماکر افضل المرسلین فرمایا اسیطرح ذات
علی کو جملہ کمالات خلفاء و اوصیاء ماسبق سے جو اونکو ایک ایک فرداً فرداً
منجانب باری عز اسمہ مرحمت ہوا تہا اور نیز وہ کمالات جو مخصوص آپ کی
ذات خاص سے تہی عطا فرماکر افضل الخلفاء اور خاتم الاوصیا فرمایا۔ ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ آپ کو خلیفہ بلافصل کہنے مین وہ بات نہین
جو خاتم الخلفا کہنے مین پائی جاتی ہی صرف اپنی اپنی سمجھ کا پہیر ہے۔ خداوندا
بطفیل رسول مقبول و خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالی و دوازدہ امام و چہاردہ معصوم
علی نبینا و علیہم السلام مؤلف رسالہ ہذا کو بہی محبت اور توفیق متابعت آن
بزرگان دین کی مرحمت فرما بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔

تم الکلام بعون الملک العلام بید الفقیر احقر الزمن مفتی سید احمد حسن
بجہرایونی مرادآبادی

خاتمہ کتاب

جس گہڑی ہین اس رسالہ کو تمام
کرچکا عون خدا سے اے ہمام
باب فرحت دلپہ میرے وا ہوا
ہاتف غیبی نے دی مجہکو ندا
یہ دعا کا وقت ہے اب ہاتہہ اوٹہا
ہون گے سب مقصد ترے اسدم روا
تب تو بالقلب حضور اور صد خشوع
مینے کی حق کی طرف اوسدم رجوع

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

[illegible]
کن قبول از بندۂ عاصی دعا
[illegible]
[illegible] بلا و غرب
سید الشہدا کے [illegible]
مین رہون بے رنج و خوف و عنا
سایۂ شہدا مین تا روز جزا
ہاتہہ مین مولا کے میرا ہاتہہ ہو
حشر بہی میرا اونہین کے ساتہ ہو
پسح اوسے کرای خدا اے دوسرا
خواب مین دیکہا جو مینے ماجرا
بہر احمد مجتبیٰ اے کردگار
ہند مین میری نہ لے تو جان زار
اور علیؑ عالی کی ہمت کے لئے
فاطمہ زہراؑ کی عصمت کے لئے
کہا کے سم جسنے دیا ہے تجہپہ دم
سبط اکبرؑ کی تجہے یارب قسم
عابد و زاہد علیؑ کے واسطے
اور حسینؑ ابن علیؑ کے واسطے
موسیٰ کاظمؑ کی تجکو ہے قسم
باقرؓ و جعفرؓ کی تجکو ہے قسم
اور تقیؑ باصفا کے واسطے
اور رضا صاحب ولا کے واسطے

تجھکو مولانا نقی کی ہی قسم — عسکری ہادی ولی کی ہی قسم

مہدیٔ ہادی کی تجھکو ہے قسم — خادم شہدا مجھے کر تو رقم

تو اگر چاہے تو یہ کیا بات ہے — فیض گستر تیری ہی تو ذات ہے

اے خدائے دوجہان حیّ وقدیر — زوجۂ اعمی کو میری کر بصیر

میر الخت دل وتاج الدین حسن — دائما شادان رہے ای ذوالمنن

دے اوسے فرزند مہرو خوش سیر — عالم و عابد ذکی و پر ہنر

کچھ ہو اندوہ اوسکو اے صمد — شاد اور فرحان رہے وہ تا ابد

دوست میرے خوش عدو پامال ہون — اور مسلمان سب مرفہ حال ہون

احمد مسکین کو کر جنت نصیب

...کو اٹھا اور نیز وہ کمالات جو مخصوص آپ کی
ذات خاص سے ہی عطا فرما کر افضل الخلفاء اور خاتم الاوصیا فرما...
تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ آپ کو خلیفہ بلا فصل ... ن